سوال

(462) شراب کی فیکٹریوں میں کام کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مسلمان کیلئے ایسی فیکٹریوں میں کام کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے جن میں صرف شراب اور نشہ آور اسیاء تیار کی جاتی ہوں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شراب اور دیگر تمام نشہ آور اشیاء حرام ہیں' ان کیلئے فیکٹریاں بنانا اور ان میں کام کرنا بھی حرام ہے کیونکہ حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ میں نی رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا :

«أَتَانِي جِبْرِيلُ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَعَنَ الْخَمْرَ، وَعَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا، وَشَارِبَهَا، وَحَامِلَهَا، وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ، وَبَائِعَهَا، وَمُبْتَاعَهَا، وَسَاقِيَهَا، وَمُسْتَقِيَهَا» (مسند امام احمد)

''میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا : اے محمد ﷺ! بلاشبہ اللہع زوجل نے شراب' اس کے نچوڑنے والے اور جس کیلئے نچوڑی گئی پینے والے' اٹھانے والے' جس کی طرف اٹھائی گئی ہو' اس کے بیچنے والے' خریدنے والے' پلانے والے اور اس کے پینے والے (سب) پر لعنت فرمائی ہے''۔

لہٰذا اس شخص کیلئے اس حدیث کے پیش نظر شراب کی فیکٹریوں میں کام کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شراب کی فیکٹری میں کام کرنے والا بھی ملعون ہے اور پھر اس لیے بھی کہ یہ گناہ اور ظلم کی باتوں میں تعاون ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَتَعاوَنوا عَلَى البِرِّ وَالتَّقوىٰ ۖ وَلا تَعاوَنوا عَلَى الإِثمِ وَالعُدوٰنِ ... ٢ ... سورة المائدة

''اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو''۔

حکم شریعت سے ناواقفیت کی وجہ سے اس نے اس فیکٹری میں پہلے جو کام کیا وہ معاف ہے' جیسا کہ حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ :

وَما كُنّا مُعَذِّبينَ حَتّىٰ نَبعَثَ رَسولًا ... ١٥ ... سورة الاسراء

''اور جب تک ہم پیغمبر نہ بھیج لیں' عذاب نہیں دیا کرتے''۔

کے عموم سے معلوم ہوتا ہے۔ رسول پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوتی اور وہ اسے امت تک پہنچا دیتا ہے اور بندہ اسی وقت مکلف ہوتا ہے جب اس کے پاس اللہ کا حکم پہنچ جائے۔

منشیات کے سمگلروں کیلئے سزائے موت

الحمدللہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین ولاعدوان الا علی الظالمین والصلاۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین نبینا محمد والہ وصحبہ اجمعین وبعد

کونسل برائے کبار علماء نے اپنے انتیسویں اجلاس میں، جو ریاض میں ۱۴۰۷ھ میں ۹ سے ۲۰ جمادی الثانی تک منعقد ہوا، خادم الحرمین شریفین ملک فہد بن عبدالعزیز حفظ اللہ کے ٹیلی گرام نمبر س۔۸۰۳۳ مورخہ ۱۱ جمادی الثانی ۱۴۰۷ھ پر غور کیا جس میں لکھا ہوا تھا کہ ''منشیات کے چونکہ بے حد خطرناک نتائج ہیں اور ہم نے محسوس کیا ہے کہ ان آخری ایام میں یہ بہت کثرت سے پھیلتی جا رہی ہیں، لہٰذا مصلحت عامہ کا تقاضا یہ ہے کہ معاشرے میں منشیات پھیلانے والے لوگوں کو سخت سزا دی جائے خواہ وہ ان کی سمگلنگ کریں یا ان کو رائج کریں، لہٰذا ہماری خواہش ہے کہ اس مسئلہ کو جلد کونسل کبار علماء میں پیش کیا جائے اور کونسل اس مسئلہ سے متعلق اپنی سفارش پیش کرے''۔

کونسل نے اپنے ایک سے زیادہ اجلاسوں میں اس موضوع پر غور کر کے اس کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا، مناقشہ، تبادلۂ افکار و آراء سے اس خبیث اور مہلک وبا کے پھیلنے کے نتائج پر غور کیا جو اس کی سمگلنگ، تجارت، ترویج اور استعمال کی صورت میں برآمد ہو رہے ہیں۔ منشیات استعمال کرنے والے انسانوں پر ان کے انتہائی بدترین اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ ان کے استعمال کے نتیجہ میں بدترین جرائم، گاڑیوں کے حادثات اور طرح طرح کے اوہام و خرافات میں اضافہ ہو رہا ہی بلکہ مجرموں کا ایک ایسا طبقہ وجود میں آ رہا ہے جس کی گھٹی میں ظلم اور جس کی طبیعت ہی میں بدخلقی اور بداخلاقی اور قابل احترام چیزوں کی بے حرمتی رچی بسی ہوئی ہوتی ہے جو ہر قسم کے قانون کی خلاف ورزی کر کے انتشار و خلفشار پیدا کر رہا ہے کیونکہ منشیات استعمال کرنے والوں میں غرور و تکبر اور ہیجان کی ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اب وہ ہر چیز پر قادر ہیں۔ نیز ان میں ایسے اوہام و افکار پیدا ہوتے ہیں جو انہیں ارتکاب جرائم پر مجبور کرتے ہیں منشیات کا استعمال صحت عامہ کیلئے بھی نقصان دہ ہے اور اس سے عقل میں خلل پیدا ہو کر جنون تک نوبت پہنچ سکتی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ان تمام خرابیوں اور بیماریوں سے ہمیں عافیت و سلامتی میں رکھے، چنانچہ منشیات کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد کونسل نے بالاجماع یہ طے کیا ہے:

اولاً: منشیات کے سمگلر کی سزا قتل ہے کیونکہ منشیات اسمگل کر کے یہاں لانے اور اسے پھیلا دینے میں فساد عظیم ہے جو صرف اسمگلر کی ذات کی حد تک نہیں بلکہ اس کے زبردست نقصانات اور بے حد خوفناک خطرات سے ساری امت متاثر ہوتی ہے۔ جو شخص منشیات کی درآمد کرے اس کیلئے بھی وہی سزا ہوگی جو اسمگلر کی ہوگی یا جو شخص بھی انہیں باہر سے حاصل کر کے استعمال کرنے والوں کیلئے اپنے پاس جمع کر کے رکھے گا، اس کی بھی یہی سزا ہوگی۔

ثانیاً: منشیات کو رائج کرنے والے کے بارے میں جو قرارداد نمبر ۸۵ مورخہ ۱۱ ذوالقعدۃ ۱۴۰۱ھ کو پاس ہوئی تھی، وہ کافی ہے اور اس کا متن حسب ذیل ہے:

دوم: جو ان کو رائج کرے خواہ خود تیار کرے، یا درآمد کرے، خرید و فروخت کرے یا کسی کو تحفہ دے، یا کسی بھی اور طریقے سے انہیں پھیلائے اور اگر وہ پہلی مرتبہ اس جرم کا ارتکاب کرے تو اسے قید یا کوڑوں یا مالی جرمانے کی سزا ہوگی یا اگر عدالت سمجھے تو بیک وقت یہ سب سزائیں دی جائیں گی اور اگر وہ اس جرم کا بار بار ارتکاب کرے تو پھر اسے ایسی عبرتناک سزا دی جائے، جس سے معاشرہ اس کے شر سے پاک ہو جائے خواہ یہ سزا قتل کی صورت میں ہو کیونکہ اپنے اس فعل کی وجہ سے وہ ''مفسدین فی الارض'' زمین میں فساد مچانے والے ڈاکوؤں میں شمار ہوتا ہے اور ان میں سے جو لوگوں کے دلوں میں جرائم کے بیج بوتے ہیں۔ محققین اہل علم نے قتل کو بھی تعزیری سزا ہی کی ایک صورت قرار دیا ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

''زمین سے جس کا فساد قتل کے بغیر دور نہ ہوتا ہو تو اسے قتل کیا جائے، مثلاً جس طرح وہ شخص ہے جو مسلمانوں کی جماعت میں تفریق پیدا کرنے والا اور دین میں بدعات کا داعی ہو''۔

جیسے کہ نبی ﷺ نے اس شخص کے قتل کا حکم دے دیا تھا جس نے جان بوجھ کر (عمداً) آپ کی طرف ایک جھوٹی بات منسوب کی تھی اور ابن الدیلمی نے جب آپ سے اس شخص

کے بارے میں پوچھا' جو شراب نوشی سے باز نہ آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا : ''جو اس سے باز نہ آئے اسے قتل کر دو''۔

ابن تیمیہؒ ایک دوسری جگہ تعزیری سزا کے طور پر قتل کی علت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

''مفسد حملہ کرنے والے کی طرح ہوتا ہے اور اگر حملہ آور کو قتل کے بغیر روکنا ممکن نہ ہو تو اسے قتل کیا جائے گا''۔

ثالثاً : کونسل کی رائے یہ ہے کہ فقرہ نمبر ۱ اور نمبر ۲ میں مذکور سزائیں دینے سے قبل یہ بھی ضروری ہے کہ شرعی عدالتوں اور سپریم کورٹ میں ضروری شہادتوں وغیرہ کی روشنی میں جرم ثابت ہو چکا ہو تاکہ ذمہ داری پوری ہو سکے اور انسانی جانوں کے بارے میں احتیاط سے کام لیا جائے۔

رابعاً : یہ بھی ازبس ضروری ہے کہ ان سزاؤں کے نفاذ سے پہلے ذرائع ابلاغ کے ذریعہ ان کا اعلان کر دیا جائے تاکہ کوئی ناواقفیت کا عذر پیش نہ کر سکے اور لوگوں کو ڈرایا بھی جا سکے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص415

محدث فتویٰ